کی حد درجہ مخالف ہے!

جب حوصلے جواں تھے تو منزل نہ مل سکی
منزل ملی تو دل میں کوئی ولولہ نہ تھا

ٹورنٹو کینیڈا سے مکتوب

اس دیارِ غیر میں ہمارا واسطہ ایسے افراد سے رہتا ہے جو ہماری عملی زندگی کو دیکھ کر اسلام کے بارے میں اچھی یا بری رائے قائم کرتے ہیں ظاہر ہے عیسائیوں نے ہمارے دین کی کتابیں تو مطالعہ نہیں کرنیں، اور نہ وہ مساجد یا ISLAMIC CENTERS میں آکر اسلام کے متعلق معلومات حاصل کر سکتے ہیں، ان کے لیے ISLAMIC یا اسلامی معلومات کا عملی ذریعہ صرف ہم لوگ ہیں۔

وہ ہمیں دیکھتے ہیں، مطالعہ کرتے ہیں اور سوچنے کے بعد رائے قائم کرتے ہیں۔ اگر ہمارے اخلاق اور سیرت میں انہیں خوبیاں نظر آئیں اور قرآن و سنت پر وہ ہمیں عمل پیرا دیکھیں تو ان کا کیا ردعمل ہوگا؟ اس کی ایک چھوٹی سی مثال پیش کرتی ہوں۔

۲۲ مارچ ۱۹۹۳ء کو میں اپنے شوہر کے ہمراہ سامان ضرورت خریدنے کے لیے ٹاؤن گئی بحمد للہ مجھے حجاب (پردہ) کی توفیق میسر ہے، اور میں اس یقین و اعتماد کے ساتھ اسلام کے اس حکم پر عمل کرتی ہوں کہ پردہ ہی عورت کی حیا و عفت کے لیے وہ مضبوط ڈھال ہے، جو خالق کائنات نے ہمارے لیے تجویز کیا ہے۔

ہم مارکیٹ جاتے ہوئے روڈ کے کنارے جا رہے تھے کہ ایک موٹر کار ہمارے پاس آکر رکی، اس میں موجود ایک تقریباً ۷۰ سالہ گورے نے ہم سے کہا، "میں معافی چاہتا ہوں کہ آپ کو راستہ میں روکا" لیکن اس لباس میں دیکھ کر مجھے میرے ضمیر نے مجبور کر دیا کہ میں آپ پر اپنا ردعمل ظاہر کر دوں۔

آپ نے حجاب (پردہ) اختیار کر رکھا ہے میں اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوں کیونکہ مادر میری (مریم) کا یہی لباس ہے، اس میں انسانی شرافت و وقار کا مظاہرہ بھی ہے اور عورت کی ناموس و عفت کا تحفظ بھی ہے، پھر اس نے ہمیں اصرار کر کے موٹر میں بٹھا لیا اور جہاں جہاں ہم نے جانا تھا لیے پھرتا رہا۔

ہمارے دین اور مذہب کے متعلق بھی وہ پوچھتا رہا۔ علماء سے ملاقات کی آرزو کی، شاید اللہ اس کے دل میں ایمان کی روشنی پیدا کر دے۔

اور ایک جملہ پر بار بار زور دیا کہ "آپ پردہ کی خوبیوں کو CANADIAN - WOMEN سے سے پیش کریں۔" میں سوچتی رہ گئی کہ اگر ہم نام کی بجائے کام کے مسلمان بن جائیں تو گفتار کی ضرورت نہیں کردار سے ہی یہاں یورپ کے انسان اسلام کے آب حیات سے سیراب ہو جائیں گے۔ اللہ ہمیں